مکتوبات قاضی عبدالودود بنام مختار الدّین احمد

۲۶ جنوری ۴۸ء

بھنور پوکھر، بانکی پور
مکرمی،

میں کل پٹنہ واپس آیا تو علی گڑھ میگزین کا اگست نمبر اور آپ کے تین خط ملے۔ شکریہ۔ میگزین (۱) کے بعض مضامین اچھے ہیں۔

۱۔ غالب کا یہ اعتراض کہ "خلف" نام نہیں ہوسکتا، غلط ہے۔ کتابوں میں اس نام کے بہت سے آدمیوں کا ذکر ہے۔

۲۔ فرہنگِ نظام (۲) کا نام میں نے سنا ہے، مگر ابھی اس کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

۳۔ آغا احمد علی (۳) کے بارے میں فی الحال میرا کچھ لکھنا مشکل ہے۔ جن کتابوں کے نام آپ نے تحریر کیے ہیں، ان کے علاوہ بھی ان کی کتابیں ہیں۔ نام اس وقت یاد نہیں آتا۔ حکیم حبیب الرحمٰن مرحوم نے ان سے متعلق ایک مضمون مدت ہوئی لکھا تھا۔ مگر باوجود وعدہ مجھے وہ رسالہ جس میں یہ چھپا تھا نہ بھیج سکے۔ آپ ڈاکٹر عندلیب شادانی سے اس کی نسبت دریافت کریں۔ آغا کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ وہ فارسی کے صرف و نحو اور اس کے ادب سے غالب کے مقابلے میں بہت زیادہ واقفیت رکھتے تھے، لیکن شاعر کی حیثیت سے انھیں کوئی مرتبہ حاصل نہیں۔ مؤیدِ بُرہان کا سال طبع جو مہر نے لکھا ہے غالباً صحیح ہے۔ قطعی طور پر مؤید کو پھر دیکھنے کے بعد لکھوں گا (۴)

۴۔ جرمن اور فرانسیسی دونوں سیکھنے کے قابل زبانیں ہیں۔ (۵) فرانسیسی نسبتۃً آسان ہے۔ چار پانچ مہینوں میں اتنی آجائے گی کہ آپ نثر کی معمولی کتابیں بلا تکلف پڑھنے

لگیں۔ Hugo Self - taught Series منگوا لیجیے، تلفّظ کے لیے کسی ایسے شخص سے مدد لیجیے جو اس زبان سے واقف ہو۔ علی گڑھ میں ایسے بہت لوگ ہوں گے۔

۵۔ مکتوباتِ شاد پر جو مضمون لکھا گیا تھا وہ شخصِ معلوم (۶) نے واپس نہیں کیا۔ کسی دوسرے مضمون کے لیے بھی فی الحال وقت نکالنا مشکل ہے۔ ایک بات اور بھی ہے: میں خود اڈیٹر کی درخواست کے بغیر رسالے کے لیے مضمون نہیں دے سکتا۔

۶۔ ابوالکلام آزاد کی قیادت کے بارے میں سعدی کی رائے سن لیجیے:

کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم ور ہُما از جہاں شود معدوم

۷۔ غبارِ خاطر ابھی حال میں دیکھی۔ اور باتوں سے قطع نظر مُصنّف صحیح اردو بھی نہیں لکھ سکتا۔

۸۔ میں ابھی سندھ گیا تھا، سات آٹھ ہفتے رہ کر واپس آیا ہوں۔ ہم لوگوں نے وہیں قیام کا فیصلہ کیا ہے، کراچی یا حیدرآباد ان دونوں میں سے کوئی جگہ چُنی جائے گی۔ ہوائی راستہ اب تک خطرات سے خالی ہے۔

۹۔ غالب کے فارسی اشعار کا ایک مجموعہ علی گڑھ میں (۷) ہے۔ غالباً شیفتہ کلکشن میں۔ میں اس کے مندرجات کی تفاصیل چاہتا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے؟ یہ معلوم ہوجانے کے بعد کہ اس میں کیا کیا ہے ممکن ہے میں مزید تفاصیل چاہوں۔ آپ اگر یہ نہ کرسکیں اور کوئی دوسرا شخص اس پر راضی ہو تو اسے معاوضہ بھی دے سکتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

(۲)

۲۱ جنوری ۴۹ء

بھنور پوکھر

شفیقِ مکرّم — آپ کو فارسی خطوط کا رجسٹری شدہ پیکٹ میں نے چند روز ہوئے بھیج دیا ہے، ملا ہوگا۔ یہ خطوط اور دوسری چیزیں جو میں بھیجوں گا وہ کتابی شکل میں چھپیں گی جیسا کہ میں آپ سے کہہ چکا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس کتاب میں اگر رسالۂ عبدالکریم بتمامہ شامل کر دیا جائے تو بُرا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ اس کے بعد اردو کا حصّہ مختصر رہے گا۔ یہ میں ڈاکٹر عبدالستّار صدّیقی کی اجازت کے بغیر نہیں کرسکتا۔ یہ اس لیے کہ ابتداء میں وہ صرف تیغ تیز چھپوانا چاہتے تھے، میں نے انھیں مشورہ دیا کہ اس کے ساتھ لطائفِ غیبی اور رسالۂ عبدالکریم بھی رہے۔ وہ غالباً اپنا کام مکمل کرچکے ہیں لیکن کتاب چھپوانے میں ظاہرا ابھی دیر

ہے ۔ اس صورت میں اُن کی اجازت کے بغیر نہیں چھپوا سکتا (۸)۔ میں نے ان کی اجازت طلب کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کے بعد بھی آپ اپنے مجموعے میں شامل کرسکتے ہیں ۔ اس کی اگر اجازت مل گئی تو آپ چھاپیں گے ؟ فوراً لکھیں ۔ بڑی تقطیع (فولس کیپ سائز) کے صفحے میں میرے پاس ایک نقل مہیش پرشاد صاحب کی بھیجی ہوئی موجود ہے وہی آپ کو بھیج دوں گا۔ نظیر اکبر آبادی کے حالات و کمالات پر جو کتاب شباز نے لکھی ہے (۹) (دوسرا کارڈ ؟ ذیل میں درج ہے)

(۳)

۲۷ جنوری ۳۹ء

بھنور پوکھر ۔ بانکی پور

شفیقِ مکرّم ، تسلیم

آپ کا کارڈ مورخہ ۲۴ جنوری ملا ۔ شباز کی کتاب میں جہاں نظیر کے تلامذہ کا ذکر ہے حکیم غلام رضا خاں کا ایک خط بھی درج ہے ۔ اس خط کی نقل اور اس عبارت کی جو اس کے متعلّق ہے نقل مطلوب ہے ۔ عبدالقادر کے روزنامچے میں قتیل کے متعلّق بھی کوئی بات نہ نکلی ؟ (۱۰)۔ میں نے اس کے بارے میں آپ سے کہا تھا ۔ عبدالقادر اس زمانے میں کلکتے میں تھے جب غالب وہاں گئے تھے اور غالب نے بادِ مخالف کا ایک نسخہ انھیں بھیجا تھا ۔ بہت تعجب ہوا کہ غالب کے متعلّق ان کے روزنامچوں میں کچھ نہ نکلا۔

رسالۂ عبدالکریم شاید نہ بھیج سکوں ۔ سب لکھا لکھایا موجود ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس کے بارے میں ، میں نے ڈاکٹر صدّیقی صاحب کو لکھا تھا' انھوں نے اس کا جواب نہیں دیا " ایں ہم کہ جوابی ننویسند جواب ست " ۔ اب بار بار کیا لکھوں ۔ اس رسالے کی نقل بھی ان سے نہیں (ملی) تھی ، مہیش پرشاد صاحب نے بھیجی تھی ۔ مگر ان سے ایسے تعلّقات ہیں کہ میں ان کی مرضی کے خلاف نہیں کرسکتا۔ اور باتیں آئندہ ایک رجسٹرڈ خط میں لکھوں گا۔

(۴)

۹ فروری ۳۹ء

بھنور پوکھر ۔ بانکی پور

شفیقِ مکرّم ۔

آپ کو ایک رجسٹرڈ خط لکھ چکا ہوں' ملا ہوگا ۔ آپ کا کارڈ کل آیا' اس میں عبارت

متعلقہ حالی و ہیرا سنگھ منقول ہے ۔ شکریہ ۔ سپرو کی تقریروں کا مجموعہ نہ ملا تو کوئی حیرت کی بات نہیں ۔ لیکن کلّیاتِ فرخی کا مسلم یونیورسٹی کے کتب خانے میں نہ ہونا آپ کے اساتذہ کے اپنے فرائض کی طرف سے مجرمانہ غفلت ہے ۔ فرخی کے معاصرین میں بہت کم شعراء کے دواوین ملتے ہیں ۔ کس قسم کے لوگ ہیں کہ انھیں آج تک اس [کے] دیوان کی اہمیّت کا احساس نہیں ہوا۔

۱۔ تیج بہادر سپرو کی کتاب کا نام معلوم ہو تو لکھیں کسی اور جگہ سے منگوانے کی کوشش کروں گا۔

۲۔ سیرِ سیّاح اگر وہاں ہو تو بھیج دیجیے ۔

۳۔ دیوانِ فغاں حبیب گنج میں ہو گا یا نہیں ؟

۴۔ نصرت علی نصرت (مقیم کلکتہ) کا حال اگر روزِ روشن اور نگارستانِ سخن میں ہو تو نقل کر کے بھیج دیجیے ۔ اشعار کی ضرورت نہیں ؟

ڈاکٹر زبیر صدّیقی (۱۱) کل ملنے آئے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر عبدالسّتار صدّیقی غالب نمبر کے لیے مضمون لکھ رہے ہیں، میں نے انھیں لکھا تھا کہ ضرور لکھیں، مختصر ہی کیوں نہ ہو (۱۲)۔

سپرو کی تقریر کہاں سے مل سکے گی ؟ اگر کسی کتب فروش کے یہاں ہو تو اسے کہیے کہ وہ دو کاپی میرے نام وی پی کر دے ۔ اس کی شدید ضرورت ہے ۔

(۵)

۴ / ۳ / ۴۹ء

تبصرۂ فرہنگِ غالب میں " یاتھی تو اب ناپید ہے " (۱۳) کے بعد اضافہ پنج آہنگ میں جو قواعدِ صرف دیے ہیں وہ محض مبتدیوں کے لیے ہیں ۔ اور ان کی کوئی اہمیّت نہیں۔

عبدالصّمد والے مضمون کا آخری پیراگراف یہ ہے (۱۴)

" عبدالصّمد غالب کا زائیدۂ فکر ہے ۔ اور بہت سی باتوں میں غالب کا مُماثل ہے ۔ تو کچھ باتیں اس میں ایسی بھی پائی جاتی ہیں جو غالب میں نہیں ملتیں " غالب افراسیابی ہیں تو عبدالصّمد دارائی ۔ غالب ہندوستان کے رئیس زادے ہیں تو عبدالصّمد ایران کا امیر زادہ ۔ پیشہ ور مُعلّم دونوں میں سے کوئی نہیں ۔ لیکن تلامذہ کی تربیت سے دونوں میں کسی کو انکار نہیں ۔ ساسان ششم کا لقب دونوں کے لیے وضع کیا گیا ہے ۔ (" ساسانِ ششم بہ کاروانی مائیم "

دستنبو کی آخری رباعی کا مصرعِ آخر) ۔ عبدالصمد کی وہ خصوصیات جن سے غالب محروم ہیں وہ ہیں جن کا فقدان غالب بہ شدّت محسوس کرتے تھے ۔ یہ علوم عربیہ اور منطق و فلسفہ میں دخل کلّی (رکھتا) ہے ۔ غالب نے عبدالصمد کی مدح سرائی میں زمین آسمان کے قلابے ملائے ۔ اپنی کتابوں کے پڑھنے والوں کو اس کے وجودِ خارجی کا یقین پیدا کرنے کے لیے حکایتیں وضع کیں ۔ اور اس کے حوالے سے بہت سے نکات لکھے ۔ لیکن ایک بات ان کے لیے ناممکن تھی ۔ اور وہ ایسی شخصیت کی تخلیق تھی جس کی ذہنی سطح ان سے بلند تر اور جس کی معلومات ان سے وسیع تر اور صحیح تر ہوں ۔ خود غالب کی ذہنی سطح کیا تھی اور ان کی معلومات کی کیا کیفیت تھی ۔ ایک دوسرے مقالے سے معلوم ہوگا" ۔

سفرنگِ دساتیر مُصنّفہء نجف علی کی تقریظ نوشتہء غالب کی نقل براہِ کرم بھیج دیں ۔ صاف ہو ۔ سالِ طبع کتاب اور عنوانِ تقریظ بھی ۔ مطبع کا نام بھی ۔ یہ کتاب وہاں ہے (۱۵) ۔ میں نے منگوائی تھی ۔ یہ بتائیے کہ آپ کا رسالہ کب تک نکلے گا ۔

(۶)

۱۴ / ۳ / ۴۹ء

شفیقِ مکرّم

کل ایک رجسٹرڈ پیکٹ بھیج چکا ہوں جس میں نوادر غالب (۱۶) کے بعض اجزا ہیں ۔ دلی داد خاں کا پتا آگرہ میں مقامی تحقیقات سے چلے تو چلے ۔ کتابوں سے تو اس کی بالکل امید نہیں (۱۷) ۔ میں نے ان تذکروں سے مُفصّل بحث نہیں کی جو قاطعِ بُرہان کی اشاعت کے (بعد) شائع ہوئے ۔ مجملاً لکھ دیا ہے کہ ان کا بیان قاطع پر مبنی ہے ۔ ہفت آسمان کی عبارت کی بھی ضرورت تھی ۔ آپ نے اچھا کیا کہ اسے بھیج دیا (۱۸) ۔ یہ کتاب غالباً کتب خانۂ" مشرقیہ" میں ہے ۔ ہاں سفرنگِ دساتیر اور دری کشا کے سالِ طبع سے مُطّلع کریں ، ممنون ہوں گا ۔ آپ نے جو کچھ پہلے لکھا ہے وہ بے کار ہے ۔ اس کا پتا نہیں کہ آپ نے دونوں میں سے کس کا سنہ دیا ہے ۔

رضی الدّین نیشاپوری کا بہت مختصر سا قلمی دیوان وہاں ہے ۔ ذرا دیکھیے کہ یہ شعر ہے یا نہیں :

۱۔ چو رسی بطورِ ہمّت ارنی بگو و بگزر   کہ نیرزد ایں تمنّا بجواب لن ترانی

اگر ہو تو اس کے ورق کا شمار بتائیے گا ۔

۲۔ ع "کفِ جوادِ ترا از برائے آں دارم" : یہ دارم ہے یا داریم ؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ جس نظم میں یہ شعر ہے وہ قطعہ ہے، قصیدہ ہے، کیا ہے؟ اور اس کا افتتاحی شعر کیا ہے؟

(۷)

۱۸ / مارچ ۴۹ء

سر عبدالقادر سے مضمون مل سکے تو لیجیے۔ میرے مضمون کا یہ عنوان اگر آپ کو بہتر معلوم ہو تو لکھیے "غالب بحیثیت مُحقّق"۔ فارسی کی تخصیص ٹھیک نہیں۔ اس لیے کہ بحث صرف فارسی کی نہیں۔ میری طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں۔ آٹھ دن سے خراب ہے۔ کانفرنس کے کاموں میں بھی شریک نہیں ہوں۔ ہاں ذرا حیدرآباد کے متعلق کوئی کتاب ہو تو اس میں عالم علی خاں کا حال دیکھیے۔ یہ ۱۹۴۸ء میں زندہ تھے۔ عجب نہیں سالار جنگ کے خاندان سے ہوں (۱۹)۔ ان کے متعلق ایک مختصر نوٹ دینا ہے جگہ خالی رکھیے۔ اس کے لیے میں نے ہدایت کی ہے ... انتظام اللہ شہابی صاحب آزردہ پر مُصنّف میں لکھ چکے ہیں (۲۰)۔ مضامین کی تصحیح اچھی طرح ہو ورنہ لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے۔

(۸)

۲۰ / مارچ ۴۹ء

آپ کو پہلے خطوط فارسی بھیجے گئے، اس کے بعد ۱۱ مارچ کو کچھ چیزیں تقریظ اردو اور دیباچے وغیرہ۔ اس کی رسید اب تک نہیں آئی۔ (اس کی فہرست بھی مطلوب ہے)۔ تیسری قسط کل یعنی ۱۹ مارچ کو بھیجی ہے۔ اس میں آپ کو اختیار ہے کہ جہاں چاہیں رکھیں۔ کچھ چیزیں چھوٹ گئیں، آج بھیجتا ہوں۔ ترتیب کا آپ کو اختیار ہے جہاں چاہیں رکھیں۔ یہ دیکھ لیجیے گا کہ مکرّر نہ ہوجائیں (۲۱)۔ اگر ابھی کتابت نہ ہوئی ہو تو عنوانات اس طرح لکھوائیں کہ ہر عنوان ایک سطر سے زیادہ نہ لے۔

(۹)

۲۵ / مارچ ۴۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

شفیقِ مکرّم، آپ کا خط مؤرّخہ ۲۱ مارچ ملا۔ اس سے یہ پتا چلا کہ آپ نے آثارِ غالب (ظاہراً آپ نے اسی نام کو ترجیح دی) کہ مندرجات کس ترتیب سے رکھے ہیں، مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ فارسی خطوط سے جوڑ مل گیا یا نہیں۔ یہ ضروری بات تھی جو آپ نے نہیں لکھی

... اچھا ہے آپ شیرانی مرحوم کے خط کا وہی حصہ دیجیے جس کا تعلق غالب سے ہے (۲۲)۔
عکس والا خط (۲۳) میں نے دیکھا ۱۸۱۴ھ کا نہیں ہوسکتا اُس لیے کہ مُہر ۱۲۳۱ھ کی ہے۔
آپ کی فہرست میں معروف کی غزل نہیں مجھے اچھی طرح [یاد] ہے کہ بھیجی تھی۔ اگر آپ نے شامل نہیں کیا تو کیوں ؟ (۲۴) اس کا جواب فوراً دیجیے۔ اگر یہ غزل آپ کو نہ ملی ہو تو اسے معیار سے لیجیے، آخر میں رہ سکتی ہے۔ ہاں، میں آپ کو اس کی اجازت از خود دے دیتا ہوں کہ آپ عبدالصّمد پر میرے مضمون کی جگہ عرشی صاحب کا مضمون چھاپیں، لیکن دِقّت یہ ہے کہ اس کا مُحقّق والے مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ اگر یہ شایع نہ ہوا تو پھر اس کا ابتدائی حصہ لا حاصل سمجھا جائے گا۔ معاصر نکل رہا ہے۔ اگر عرشی صاحب راضی ہوں تو اس میں اشاعت کے لیے بھیج دیں، مگر جلد ورنہ آیندہ پرچے میں چھپ نہ سکے گا۔ میں نے اس پرچے کے لیے کچھ نہیں دیا۔ باقی کل۔

(۱۰)

۲۶ / مارچ ۴۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

شفیقِ مکرّم، کل کے کارڈ کا جواب دیا جاچکا ہے۔ آج دو کارڈ ملے۔

۱۔ اِکرام صاحب کی کتاب میں نے نہیں دیکھی، اس لیے مجھے علم نہ تھا کہ اس کے مندرجات کیا ہیں۔ سلام والا شعر اور مرثیے کے ۳ بند حذف کر دیں (۲۵)۔ آپ کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ مرثیے کے ۳ بند مالک رام نے اردو میں چھپوا لیے تھے۔ اردو میں صفیر بلگرامی اور غالب کے نام سے میں نے ایک مضمون لکھا تھا اور اس میں یہ بند آگئے تھے۔ (۲۶) اصل میں جلوۂ خضر میں جو غالب سے ملاقات کا حال لکھا ہے وہ سب کا سب نقل کر دیا گیا تھا۔ معروف کے دیوان میں جو اشعار ہیں وہ بھی میں نے اوّل اوّل چھاپے تھے (۲۷)۔

۔ ظاہراً آپ نے کتاب کا آغاز فارسی خطوط سے کیا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو اردو سے آغاز کیجیے۔

۳۔ یہ بھی بتائیے کہ پہلا صفحہ جو آپ نے نقل کیا ہے اس کے عنوانات کیا ہیں، کتاب کا نام بھی تو اس صفحے پر ہونا چاہیے، اس کا انتظام کس طرح ہوگا۔ " خطوطِ غالب " یہ عنوان دوسرے عنوانوں سے زیادہ جلی نہ ہونا چاہیے۔

۴۔ آثارِ غالب کے لیے اب کچھ باقی نہیں۔

(۱۱)

۳۱ / مارچ ۴۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

شفیقِ مکرّم، آپ کا کارڈ مورخہ ۲۸ مارچ ملا۔ میں مرثیے کے بند اور معروف کے دیوان والی غزل کے اِخراج کے بارے میں لکھ چکا ہوں۔ آپ اگر پہلے ہی لکھ دیتے کہ مالک رام اس غزل کو اور اِکرام مرثیے کے بندوں کو شایع کرچکے ہیں تو میں ان کے متعلق طویل نوٹ لکھنے میں وقت برباد نہ کرتا۔ ہاں یہ لکھیں کہ مالک رام نے غزل کب چھپوائی۔ میں مارچ ۳۶ء کے معیار میں اسے شایع کرچکا ہوں۔ سلام والا شعر بھی حذف کر دیجیے۔ خطوط کو حصّۂ دوّم اور باقی ماندہ کو حصّہ اکر دیجیے اور اردو کو فارسی پر مُقدّم رکھیے۔ کل رجسٹری بھیج چکا ہوں۔ جس میں آثار کے ابتدائی صفحے اور "مُحقّق" کے باقی ماندہ اجزا ہیں۔

۳۔ عکس حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی بشرطے کہ آپ نے کتاب کا نشان صحیح دیا ہو (۲۸)۔

۴۔ تپاں کا سالِ وفات نسّاخ نے ۱۸۳۴ء لکھا ہے، اور میں نے بھی اسے صحیح سمجھ کر حواشی میں لکھ لیا ہوتا مگر بعد کو یہ انکشاف ہوا کہ یہ غلط ہے (۲۹)۔ اس کی وجہ سے بہت کچھ بدلنا پڑے گا۔ تحقیق کی زمین بڑی پا لغز ہے۔ بخوبی ممکن ہے کہ یہ غلطی رہ جاتی۔

(۱۲)

[۲ اپریل ۴۹ء]

بھنور پوکھر، بانکی پور

کاغذات مرسلہ کل ملے، آج واپس ہیں۔ میری طبیعت تین چار دن سے خراب ہے، اس لیے آپ کے مضمون کی اصلاح ابھی ممکن نہیں (۳۰)۔ اسے غور سے پڑھنا ہے۔ آپ نے اب تک یہ نہیں بتایا کہ کیا ارادہ ہے۔ مشورہ قبول کرنا ضروری نہیں، لیکن عندیہ تو معلوم ہو۔

آزُردہ والا مضمون بجنسہٖ یا خفیف اختلافات کے ساتھ عجب نہیں مُصنّف میں بھی چھپا ہو۔ اس صورت میں اس کی اشاعت نا مناسب ہے۔ یوں بھی فضول سا ہے۔ صاحبِ مضمون نے گلشنِ بے خار وغیرہ کی مدحیّہ عبارات بے کار نقل کیں۔ انھیں کچھ اور نہیں تو یہ تو دیکھ

لینا تھا کہ خود غالب نے آزردہ کے باب میں کیا لکھا ہے ۔ میں تو ادھر کئی دن سے لائبریری گیا نہیں ۔ آج قاسم صاحب کو نگلیٹو کے بارے میں لکھ رہا ہوں (۳۱) ۔ ملا تو بھیج دوں گا ۔

ڈاکٹر عبداللطیف (حیدرآباد) کا پتا کسی سے معلوم ہوسکے تو مجھے لکھ بھیجیں ۔

صدر یار جنگ کا نام مضمون نگاروں کی فہرست میں نظر نہ آیا ، ظاہرا وہ کچھ نہ لکھ سکے ۔

آپ غالب کے مجموعۂ اشعار پر جو شیفتہ کی کتابوں میں ہے ضرور لکھیں ۔ محنت طلب نہیں ، میں اسے دیکھے بغیر اس کا اندازہ کرسکتا ہوں کہ چند گھنٹوں کا کام ہے (۳۲)۔

شایع شدہ مضامین کی فہرست بہت کارآمد ہوتی ، مگر آپ نے ادھر توجہ نہ کی ۔

کانفرنس کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب اب تک وصول نہیں ہوا ۔

(۱۳)

۳۱ / مارچ ۵۰ء

بھنور پوکھر ، پٹنہ ۴

(پتا یہی لکھا کیجیے)

۱۔ آپ کا کارڈ (۱۳ مارچ کا) کل شام ملا ۔ کتاب مرسلہ صبح ہی کو آگئی تھی ۔ تعجب ہے کہ آپ نے نہ عُود (۳۳) بھیجی اور نہ ، نہ بھیجنے کی وجہ بتائی ۔

۲۔ موارد الکلم (۳۴) کی تقریظ غالب نے ایک دوسرے شخص کی طرف سے لکھی ہے ۔ مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے حمیدہ سلطان بیگم سے دریافت کیا تھا کہ حُسام الدولہ کون ہیں ، مگر وہ جواب نہ دے سکیں ۔

۳۔ میرا قیاس ہے کہ غالب کی والدہ غالب کے سفر کلکتہ سے پیشتر مرچکی تھیں (۳۵) ۔

۴۔ عکس دیکھا (۳۶) ۔ ۱۸۰۴ء بالکل خلافِ قیاس ہے ۔ اس وقت غالب کی عمر اتنی نہ تھی کہ وہ کسی امر کی ذمہ داری قبول کریں تو قانون اسے تسلیم کرے ۔ ۱۸۱۴ء کے اواخر میں بھی غالب کی عمر سترہ برس کی تھی ، اور جو قانون آج کل رائج ہے ، (میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت بھی یہی قانون رائج تھا) اس کے مطابق ان کی تحریر قرض دینے والے کے لیے مفید نہیں ہوسکتی ۔ میرا خیال ہے کہ ۱۸۲۴ء اور سنوں کے مقابلے میں زیادہ قرینِ قیاس ہے ۔ ۱۸۳۴ء میں تو میرا قیاس ہے کہ غالب کی والدہ زندہ ہی نہ تھیں ۔

۵۔ سیّد حسن عسکری صاحب کو آپ کا پیغام دے دیا گیا تھا ، اس کا علم بھی نہیں کہ انھوں نے عکس (۳۷) بھجوایا یا نہیں ۔